اے اہلِ قوم! کتنا برداشت کرو گے؟

(ڈاکٹر رخسانہ جبیں)

امام غزالیؒ نے آج سے صدیوں پہلے کہا تھا کہ زمین کا پیٹ چھاتی سے بہتر ہے۔ وہ اس وقت کے حالات سے پریشان تھے جب اسلام ابھی اپنی روح کے ساتھ رواں تھا اور اسلامی علوم اور عربی کا بول بالا تھا۔ نہ میڈیا کی بے حیائی تھی نہ بل بورڈز اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے تھے۔ نہ عورت پردے سے نکلی تھی نہ نوجوان بے لگام ہوئے تھے۔ ابھی اسلامی اقدار باقی تھیں، شرم وحیا بھی تھی اور دین کا چرچا بھی

اب تو پے در پے ایسے منظر، ایسی خبریں سننے کو ملتی ہیں کہ بے اختیار منہ سے نکلتا ہے کہ شاید زمین کا پیٹ ہی بہتر ہے۔ ابھی نہ جانے اور کون کون سے دکھ اٹھانے ہیں اور قبیح منظر دیکھنے ہیں۔ 1947ء میں قیام پاکستان میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں، کلمے کے نام پر حاصل کردہ ملک کی سرحد پر پہنچ کر لُٹ پُٹ کر بھی سجدہ شکر کرنے والوں نے کبھی سوچا ہوگا کہ ایک دن آئے گا جب اس ملک میں ایسی کانفرنس بھی منعقد ہوگی جس میں ''طوائفیں'' اور زانی' اکٹھے ہو کر اس قبیح فعل کے' محفوظ طریقے' سیکھیں گے اور سکھائیں گے۔ (ملاحظہ کیجئے بی بی سی اردو ڈاٹ کام، ایکسپریس نیوز اور دیگر اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کہ کراچی میں اقوام متحدہ کے ادارے کے تعاون سے مقامی NGOs نے ''خواتین سیکس ورکرز'' کو تین روزہ ورکشاپ میں محفوظ جنسی طریقوں کے بارے میں آگاہی فراہم کی اور ایک ہزار یومیہ معاوضہ بھی دیا گیا)

کبھی انسان تصور بھی کر سکتا ہے کہ وہ ریاست جو مدینہ منورہ کے بعد دنیا کے نقشے پر دوسری ریاست ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی۔ یہ NGO,s اور مغربی دنیا کا ایسا تختہ مشق بنے گی کہ اس میں ایسی تنظیمیں وجود میں آئیں گی جو کبیرہ گناہوں کے طریقے سکھائیں گی۔ ایسے گناہوں پر اکسائیں گی جن کی سزا اللہ تعالیٰ نے انتہائی شدید مقرر کی ہے اور یہ حکم بھی دیا ہے کہ سزا دیتے ہوئے کوئی رحم بھی تمہارے دل میں نہ آئے کہ یہ معاشرے کو برباد کرنے والا اور خاندانی نظام کی بنیادیں ہلا دینے والا جرم ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس پر یومیہ معاوضہ دے کر بدکرداروں کو اکسائیں گی۔ عالمی میڈیا کی توجہ حاصل کر کے دنیا بھر میں اس کی تشہیر کریں گی اور کسی قانونی وحکومتی اہلکار کے کان پر جوں تک نہ رینگے گی بلکہ سننے والے اور خبر پڑھنے والے بھی بس پڑھ کر افسوس کر کے خاموش ہو

جائیں گے۔ایسے ہی جیسے بڑے بڑے بل بورڈز دیکھ کر خاموش رہے۔جن پر پہلے عورت کا سر ننگا ہوا۔پھر لباس مختصر ہوتا چلا گیا' آستینیں غائب ہوگئیں پھر جسم کا اوپر والا حصہ برہنہ ہوتا چلا گیا قوم دیکھتی رہی پھر تنہا عورت کی بجائے جوڑے جوڑے آنے لگے اور بڑے بڑے سائن بورڈز سرعام اللہ کے غضب کو دعوت دیتے رہے۔نہ جانے غیرت مندوں کی غیرت کہاں رہی؟

طاغوت اپنا ایجنڈا آگے بڑھاتا رہا۔اس نے اب پاکستان کو مکمل مغربی تہذیب میں رنگنے کی ٹھان لی۔اب انہوں نے پاکستانی ماڈل کی ٹانگیں برہنہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔لباس میں کیپری متعارف کرائی (جس میں پنڈلیوں تک ٹانگیں عریاں ہیں) اور اب سکرٹ متعارف کرائی جارہی ہے اب پاکستان کو مشرق وسطی جیسا مسلمان ملک بنانے کی سازش شروع ہو چکی ہے اور ہماری غیرتیں سورہی ہیں! ہاں جب ضمیر سو جاتے ہیں جب حیاء محض دماغوں میں دفن ہو جاتی ہے۔جب فکر آخرت صرف جائے نماز تک محدود ہو جاتی ہے۔اور باقی زندگی پر مصلحتیں اور خاموشیاں قبضہ کر لیتی ہیں تو شیطان کا راستہ کھل جاتا ہے طاغوت شیر ہو جاتا ہے اور تابڑ توڑ حملے شروع کر دیتا ہے۔اس نے قوم کی غیرت کو ٹیسٹ کرلیا۔آزمالیا۔شاید کچھ بچا ہوا نظر نہ آیا۔کوئی ردعمل دکھائی نہ دیا۔

اسلامی تنظیموں نے بھی کبھی کبھار احیائے تہذیب اسلامی کی مہم چلائی اور خاموش ہوگئے۔کبھی اس کے پمفلٹ بانٹ لئے کبھی درسوں میں بیان کر دیا۔تو شاید یہ فرض ادا ہو گیا باقی وقت کڑھتے رہے' جلتے رہے لیکن خاموش رہے۔تو انہوں نے کاری وار کیا اب کبائر کو قانونی منظوری دلانے کا کام شروع ہو رہا ہے اب عصمت فروشی کے راستے سے قانون کو ہٹایا جائے گا۔ہاں اس میں بھی وہ ایک ٹیسٹ کر چکے تھے "حدود آرڈیننس" میں ترمیم کرائی تھی تو قوم نے مٹھائیاں بانٹی تھیں۔ہاں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی مسلمان قوم نے "اسلامی حدود" کے بل میں مغرب کی پسندیدہ ترمیمات کرنے پر مٹھائیاں بانٹی تھیں۔شیطان اور اس کے حواریوں کا خون کتنا بڑھا ہوگا۔تب ہی انہوں نے اگلے منصوبے بنالئے ہونگے۔

گھناؤنے منصوبے اللہ کے غضب کو سرعام دعوت دینے والے اور بچی کچھی غیرت اور حیا کو ملیامیٹ کرنے والے منصوبے جن میں سے ایک طشت از بام ہو گیا ہے کہ اب' طوائفوں' کو قانونی کاروبار کی اجازت دلوائی جائے گی جیسے دنیا کے تمام آزاد (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین سے آزاد) ممالک میں ہے۔جیسے بھانڈ' گویئے' رقاص' سب فن کار ہیں۔اور فن کے نام پر شیطان کی ساری انڈسٹری چل رہی ہے۔یہ بھی ایک بڑا فن ہے۔ہاں بس بیماریوں کا ڈر ہے ایڈز کا ڈر ہے' موت کا ڈر ہے (موت کے بعد آنے والے حالات کا نہیں) اس سے بچاؤ کے طریقے سوچ لیں اور سیکھالیں اور اس کاروبار کو بیماریوں سے محفوظ بنانے کے طریقے' سکھانے کی ورکشاپس کرالیں۔اس نام پر بہت سے بدکاروں کو اکٹھا کرلیں۔پھر حکومت پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ

ہمیں قانونی حیثیت دے کر پولیس اور عوام سے بھی محفوظ بنایا جائے! جب بندے اس کو قانونی قرار دے دیں گے تو اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عمل دخل رہ جائے گا۔ (معاذ اللہ) قرآن وسنت کی پابندیوں سے تو یہ گروہ ویسے بھی آزادی چاہتا ہے۔ دنیا پیسہ اور دولت۔ دنیا صرف اور صرف دنیا انکا مطلوب ومقصود ہے انکا اول وآخر مادیت پرستی ہے۔

کاش! انہیں معلوم ہو آخرت کے مقابلے میں دنیا خریدنے والوں کا انجام کیا ہوگا۔

اولئک الذین اشترو الحیوة الدنیا بالاخرة فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون.

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت بیچ کر دنیا کی زندگی خرید لی ہے لہٰذا نہ ان کی سزا میں کوئی تخفیف ہوگی اور نہ انہیں کوئی مدد پہنچ سکے گی۔'' (سورہ بقرہ 86)

کاش انہیں اور میڈیا کے سارے بزرجمہروں کو علم ہو کہ فحش پھیلانے والوں کا انجام کیا ہوگا۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة واللہ یعلم و انتم لا تعلمون

''جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (سورۃ النور 19)

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ قوم اگر سارے فحشاء اور منکرات کرتی چلی جائے گی۔ قوم اگر بجلی کی بندش پر تو مظاہرے کرے گی، پٹرول مہنگا ہونے پر تو سڑکوں پر نکل آئے گی لیکن اللہ کے قانون توڑنے پر کبائر کی سرعام تشہیر پر کوئی غصہ نہ دکھائے گی تو پھر کیا ہوگا۔

ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردة خاسبین

''پھر تمہیں اپنی قوم کے ان لوگوں کا قصہ تو معلوم ہی ہے جنہوں نے سبت کا قانون توڑا تھا ہم نے انہیں کہہ دیا کہ بندر بن جاؤ اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے۔'' (سورۃ البقرہ 65)

وہ قومیں جو اکابر مجرمین کے جرائم پر خاموش رہتی ہیں گویا اللہ کی غیرت کو للکارتی ہیں اور اللہ کا کوڑا ان پر برستا ہے خصوصاً وہ قومیں جن پر اللہ نے خصوصی کرم کیا ہوتا ہے جیسے بنی اسرائیل، جیسے مسلمان، جیسے پاکستان جو دنیا میں ہمارے اوپر اللہ کے کرم اور مہربانی کی علامت ہے۔ لہٰذا اے قوم آؤ شیطان کی چالوں سے نکل آئیں۔ وہ تو فحشاء اور منکرات کی راہ ہی دکھاتا ہے۔

یایھا الذین امنو الاتتبعوا خطوات الشیطن ومن یتبع خطوت الشیطن فانه یامر بالفحشاء والمنکر ولولافضل اللہ علیکم ورحمة مازکی منکم من احدابدا ولکن اللہ یزکی من یشاء

واللہ سمیع علیم

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اس کی پیروی جوئی کرے گا تو وہ تو اسے فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص پاک نہ ہو سکتا۔ مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورۃ نور 21)

اے قوم! آ ؤ اللہ کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں اور شیطان اور اس کے حواریوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف علی الاعلان جو جنگ چھیڑی ہے اس میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں۔ ''انصار اللہ'' بن جائیں اللہ کے دین کو لے کر کھڑے ہو جائیں اس کے لئے اوقات' صلاحیتیں' مال لگائیں۔ زبان وقلم اور مال و جان سے جہاد کریں۔ اس طرح کا جہاد کہ اس ملک میں بے حیائی' فحاشی اور منکرات کی جگہ اللہ کا دین' پاکبازی اور حیاء غالب آ جائے۔ جیسے کفار کے اہل دماغ دنیا بھر میں شیطان کا آرڈر نافذ کرنے کے طریقے سوچتے ہیں۔ ہمارے بھی کوئی اہل الرائے اللہ کے پاک دین کو غالب کرنے کے طریقے سوچیں۔ کچھ تو ہم بھی سوچیں کہ

☆ بھائیوں کی غیرت کیسے جگائیں۔

☆ بہنوں کو حیاء کی چادر کیسے دلائیں۔

☆ حکمرانوں کو اللہ کے غضب سے کیسے ڈرائیں۔

☆ نشر و اشاعت کے ذمہ داران کو اخلاقی ضابطے کیسے سکھائیں۔

☆ اشتہارات کو کیسے اسلامی قوانین کا پابند کرائیں۔

☆ انکی منصوبہ بندی سو سال پر محیط ہوتی ہے کچھ تو سوچیں۔ ہم اسلام کو کتنے سال میں غالب کر سکتے ہیں؟؟؟

کچھ نہیں تو اے علماء! اے مدرسوں والو! اے دینی تنظیموں! غیرت مند بھائیو اور بہنو! کبائر کی تشہیر اور قانونی قرار دینے کے آگے تو کوئی بند باندھنے کا طریقہ سوچ لو!

یہ بھی کہ مغربی اقوام کی لونڈی اقوام متحدہ کو کسی طریقے باور کرایا جائے کہ وہ اسلامی اقدار کو ملیامیٹ کرنے والے اور اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے اقدامات سے باز آ جائے اور اس کی پیروی کرنے والی اور شیطانی ایجنڈا آگے بڑھانے والی NGO,s کو متنبہ کرنے کا کوئی طریقہ سوچا جائے اس سے پہلے کہ ٹکڑیوں میں نازل ہوتا ہوا اللہ کا غضب پوری قوم کو بیک وقت اپنی لپیٹ میں لے لے۔ اور ہم پچھتائیں کہ

لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر

''کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔'' سورۃ الملک 10)